منقبت امام حسنؑ

کوثر کی آیتوں میں ولادت حسنؑ کی ہے
کتنی نبیؐ سے ملتی شباہت حسنؑ کی ہے

دوشِ نبیؐ سواری ہی حضرت حسنؑ کی ہے
یہ مدحتِ نبیؐ ہے کہ مدحت حسنؑ کی ہے

مولا حسینؑ نے جو بڑھائی ہے ایک رات
شبیرؑ کی نہیں ہے وہ مہلت حسنؑ کی ہے

دنیا میں آتے ہی کیا سجدہ امامؑ نے
ظاہر ہے صاف ایسی عبادت حسنؑ کی ہے

جنگِ جمل میں کر دیا لاکھوں کا خاتمہ
بالکل علیؑ کی مثل شجاعت حسنؑ کی ہے

بولی زباں خدا کی ولادت پہ آپؑ کی
جو صورتِ رسولؐ ہے صورت حسنؑ کی ہے

وحیِ الٰہی کرتی ہے شبرؑ سے گفتگو
کتنی بلند دیکھئے عظمت حسنؑ کی ہے

شبرؑ سے جنگ سیکھی ہے حیدرؑ کے شیر نے
یعنی لبِ فرات بھی ہیبت حسنؑ کی ہے

ہرگز جدا حسنؑ سے نہیں جنگِ کربلا
شبیرؑ کی رضا میں اجازت حسنؑ کی ہے

انؑ ہی کی خاطر آتے تھے در پر رسولؐ خود
نظروں میں مصطفیؐ کی یہ عزت حسنؑ کی ہے

باباؑ کے اک عدو کو ہے عورت بنا دیا
ہر خلق پر خدا کے حکومت حسنؑ کی ہے

بس آخری پیمبرِ معبودؐ کے سوا
اعلیٰ نبوّتوں سے امامت حسنؑ کی ہے

شبیرؑ بار بار بھتیجے سے کہتے تھے
قاسمؑ تو میری جان علامت حسنؑ کی ہے

بانٹا ہے رزق جس نے امیر و غریب کو
مشہور دو جہاں میں سخاوت حسنؑ کی ہے

سن کر فقیرِ شام اچانک مچل گیا
مولا علیؑ کے بعد خلافت حسنؑ کی ہے

امّت کو سنّتِ نبویؐ میں کیا ہے قید
کس نے کہا یہ صلح ہے حکمت حسنؑ کی ہے

تفسیرِ کوثر اتری ہے کوثر کے گھر میں آج
زہراؑ خوشی سے بولیں ولادت حسنؑ کی ہے

بس جو ارادہ کرلیا وہ ہوگیا وہیں
یعنی کہ لفظِ کُن پہ حکومت حسنؑ کی ہے

استاد ہیں جریؑ کے ہیں شبیرؑ کے امامؑ
معلوم بس خدا کو فضیلت حسنؑ کی ہے

بیمار ہوگیا ہے یہ پڑھ کر حقیرِ شام
ایسی بھی کیا وہ خط پہ عبارت حسنؑ کی ہے

صفین میں جہاد کیا مثلِ مرتضیٰؑ
عباسِ باوفاؑ پہ مہارت حسنؑ کی ہے

انؑ کے پسینے سے ہی بنائے گئے ہیں وہ
لوح و قلم تو اصل میں فطرت حسنؑ کی ہے

ہر دم انھیںؑ کو رکھتے ہیں ساتھ اپنے مصطفیٰؐ
ہر کام میں نبیؐ کے شراکت حسنؑ کی ہے

کی جس کی کربلا میں تلاوت حسینؑ نے
قاسمؑ تمھارے بازو پہ سورت حسنؑ کی ہے

صمصام کو جو اونٹ حسنؑ دے رہے ہیں اب
اعلان ہو رہا ہے امامت حسنؑ کی ہے

حیدرؑ نے یاں غدیر سجائی نئی ہے آج
واجب یہیں سے سب پہ ولایت حسنؑ کی ہے

ملتا ہے رزق انؑ کے ہی صدقے سے آج تک
دونوں جہاں کو یوں بھی ضرورت حسنؑ کی ہے

تلوار کا جو کام تھا خامے سے کردیا
ممنون چودہ صدیوں سے امّت حسنؑ کی ہے

ساری نبیؐ کی عظمتیں انؑ میں ہی پائی ہیں
یوں مصطفیٰؐ کے ساتھ محبت حسنؑ کی ہے

اصغرؑ نے مسکرا کے یہ میدان میں کہا
بے تیغ آگیا ہوں کہ سیرت حسنؑ کی ہے

قاسمؑ کو لڑتے دیکھ کے کہنے لگے رسولؐ
سرورؑ کے ساتھ آج بھی نصرت حسنؑ کی ہے

لکھتے ہیں نعت دادا سو پوتا بھی لکھتا ہے
عمرانؑ کی جو ہے وہی قدرت حسنؑ کی ہے

رکعت میں پہلی سورہ کوثر کی شکل میں
یہ دیکھئے نماز میں مدحت حسنؑ کی ہے

بیعت نہ مانگی اس لئے زینبؑ سے شام میں
لہجہ تقی خدا کا ہے، ہیبت حسنؑ کی ہے

منقبت امام حسنؑ

ظلم پر وار ہے حسنؑ کا قلم
تیغِ قہّار ہے حسنؑ کا قلم

کر لیا کام ذولفقار کا خود
کفر کو خار ہے حسنؑ کا قلم

مولا مشکل کشاؑ کی مدحت میں
لکھتا اشعار ہے حسنؑ کا قلم

لائیں گے مہدیؑ اپنے ساتھ اسے
اب بھی بیدار ہے حسنؑ کا قلم

ایک تلوار ذولفقارِ علیؑ
ایک تلوار ہے حسنؑ کا قلم

آئے گا تم کو کربلا میں نظر
ایک ہتھیار ہے حسنؑ کا قلم

حاکمِ شام کا اڑا دیا سر
تیغ کی دھار ہے حسنؑ کا قلم

حق و باطل کے بیچ میں اے تقی
ایک دیوار ہے حسنؑ کا قلم

منقبت امام حسینؑ

کیسے کریں بیان فضیلت حسینؑ کی
میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسینؑ کی

حکمِ حسینؑ مانتے ہیں، ہم سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسینؑ کی

بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسینؑ کی

روکو گے کتنا ذکرِ حسینؑ ابنِ مرتضیٰؑ
دیکھو جہان بھر میں ہے مدحت حسینؑ کی

تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پر ہے حکومت حسینؑ کی

ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسینؑ کی

جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسینؑ کی

مارے ہیں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہے تلاوت حسینؑ کی

راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہے سب نقیؔ
تو ہے رضا خدا کی محبت حسینؑ کی

منقبت بی بی فاطمہؑ

غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ
سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ فاطمہؑ

خود کھڑے ہو کر جگہ سے کر کے تیرا احترام
مصطفیٰؐ بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہؑ

سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو با خدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرّا فاطمہؑ

نام سرورؑ نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے علیؑ
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھّا فاطمہؑ

کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آکر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ

بخشوائے گا تقیؑ کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھّا جو قصیدہ فاطمہؑ

منقبت امام محمد باقرؑ

مصطفیٰؐ کا شباب ہیں باقرؑ
پانچویں بوترابؑ ہیں باقرؑ

بھیجا ہے آپ کو نبیؐ نے سلام
اتنے عزت مآب ہیں باقرؑ

صبر کا آفتاب ہیں سجادؑ
علم کا آفتاب ہیں باقرؑ

سیدھے رستے پہ پڑھ کہ آئے اسے
دینِ حق کی کتاب ہیں باقرؑ

قلب میں شہہؑ کے اور حسنؑ کے تقیؑ
صندلی اک گلاب ہیں باقرؑ

منقبت امام علی نقیؑ

کہتے ہیں یہ قلوب ہمارے علی نقیؑ
ہیں سب کے سب غلام تمھارے علی نقیؑ

میں نے سنائی جب سے ہے مدحت یہ آپ کی
لگتے ہیں شعر، چاند ستارے علی نقیؑ

کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
وہ صرف آپ کے ہیں اشارے علی نقیؑ

یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے ہمیں
دنیا و آخرت کے سہارے علی نقیؑ

مومن ہیں جتنے بھی تقیؑ دعویٰ یہ اُنکا ہے
ہم ہیں غلام، آقا ہمارے علی نقیؑ

رباعی

اک گلِ پنجتنؑ کی آمد ہے
سیدہؑ کے چمن کی آمد ہے
کرکے دیدار ابن ِ حیدرؑ کا
حُسن بولا حسنؑ کی آمد ہے

منقبت امام علیؑ

رہنا نہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا سے دور
ہو جائیگا تو لمحوں میں ورنہ خدا سے دور

مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو ہے
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے دور

گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہیئے
ہونا کبھی نہ عشقِ علیؑ کی فضا سے دور

جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تزکرہ
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے دور

ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہے ہیں علیؑ، تقی
ہوتے نہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیٰؐ سے دور

منقبت امام علیؑ

زباں پہ جس کی بھی حیدرؑ کی گفتگو نہ رہی
ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی

علیؑ کے جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی

اندھیری زندگی ہو جائیگی جہان میں یہ
علیؑ کے عشق کی خوشبو جو چار سُو نہ رہی

ملک یہ کہنے لگے آکے جشنِ حیدرؑ میں
علیؑ کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی

علیؑ سے بغض جو رکھتا رہے گا زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی

ہے مرتضیٰؑ کی ثنا تو بہت بلند تقی
ثنا کسی کی بھی حیدرؑ کے روبرو نہ رہی

سلام شہزادہ علی اصغرؑ

پھری ہے جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغرؑ
ہوا ہے گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغرؑ

تمھیں سب دیکھ کر بولے تھے جتنے فوج میں اُن کے
شجاعت میں یہ غازیؑ ہے، یا ہے حیدرؑ علی اصغرؑ

کوئی زندہ نہیں بچ سکتا، کہتے ہیں یہ سب شامی
وہاں سے لیکے آتے ہیں جواب سرورؑ، علی اصغرؑ

نہیں ہے ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرے
کیا ہے حملہ تو نے اس طرح آکر علی اصغرؑ

تقی جو کرتا رہتا ہے ثنا شبیرؑ کی گھر گھر
کیا احسان ہے یہ آپ نے مجھ پر علی اصغرؑ

منقبت بی بی ام البنینؑ

آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنینؑ
حضرتِ عباسؑ کی ہیں آپ ماں ام البنینؑ

آپ کے بیٹے کے قبضے میں ہے وہ نہرِ فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کُل جہاں ام البنینؑ

دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰؑ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہراؑ آپ کو کہتی ہے ماں ام البنینؑ

پہلے زہراؑ سے ملک کرتے تھے آکر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنینؑ

حیدرِ صفدرؑ کی پہلے رازداں تھیں فاطمہؑ
آج ہیں شیرِ خداؑ کی رازداں ام البنینؑ

آپ آلِ فاطمہؑ کی خود کو کہتی ہیں کنیز
آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنینؑ

آپ کی مدحت تقی کس طرح سے لکھّے بھلا
ہیں کہاں پر آپ اور میں ہوُں کہاں ام البنینؑ

سلام بی بی زینبؑ

ہوئی جہان کو معلوم بات زینبؑ سے
یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینبؑ سے

اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فرات زینبؑ سے

عدو کے گھر میں بپا کی ہے مجلسِ شبیرؑ
یہ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینبؑ سے

جگہ جگہ پہ بتایا ہے کون ہے حق پر
ملی ہے دینِ خدا کو حیات زینبؑ سے

ہوا ہے لاکھوں کے مجمے میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینبؑ سے

خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹا ہے تو نے
حیات پاتی ہے یوں کائنات زینبؑ سے

علیؑ کے لہجے میں خطبہ دیا تقی نقوی
یزید خوف میں ہے کرکے بات زینبؑ سے

منقبت

ہیں جب ابوذرؓ و سلمانؓ سے غلامِ علیؑ
تو سوچو تم ذرا ہوگا کہاں مقامِ علیؑ

رسولؐ سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علیؑ

مِرے نبیؐ پہ جب آیا ہے وقت مشکل کا
پڑھی ہے نادِ علیؑ اور پکارا نامِ علیؑ

جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگ خیبر کی
فقط نبیؐ کے مددگار ہیں امامِ علیؑ

رسولؐ کرتے ہیں خود اٹھ کے احترامِ بتولؑ
بتولؑ کرتی ہیں خود اٹھ کے احترامِ علیؑ

تقی مدینے سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ
کیا ہے پورا یوں زینبؑ نے انتقامِ علیؑ

منقبت عونؑ و محمدؑ

رعب یوں عونؑ و محمدؑ کا ہے دشمن پر بہت
غازیؑ کے شاگرد ہیں یہ، ان میں ہیں لشکر بہت

جب نواسوں کا علیؑ کے ذکر میں نے ہے کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آکر بہت

جب ہوا عونؑ و محمدؑ آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت

جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نے یہی
ہیں شجاعت کے دھنی غازیؑ کے یہ دلبر بہت

آ گئے عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سے سیکھی ہے جنگ
شام کا جتنا ہے لشکر، اس کو ہے یہ ڈر بہت

دیں بچانے کے لیے بھیجا تھا اِن کو شاہؑ نے
فتح کی خاطر تھا ورنہ شاہؑ کا اصغرؑ بہت

نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں
ہے اثر آیا وفا کا غازیؑ کی اِنؑ پر بہت

جب سے دیکھی ہے شجاعت آپ کی میدان میں
فتح پڑھتی ہے قصیدے آپ کے گھر گھر بہت

دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈالے جنگ کے میدان میں اژدر بہت

اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملے دونوں نے کئے ہیں جنگ میں بڑھ کر بہت

زینبِ دلگیرؑ کے گھر کی ہیں رونق دونوں لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غازیؑ و سرورؑ بہت

کربلا میں جنگ شہزادوں کی دیکھی جس گھڑی
تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بہت

دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کی وغا دیتے ہیں داد
حیدرؑ و عباسؑ، سرورؑ، قاسمؑ و اکبرؑ بہت

یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر بہت

جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰؑ کے گھر
زینبِ کبریٰؑ کا روشن ہو گیا ہے گھر بہت

کربلا کی جنگ میں زینبؑ کے دونوں بیٹوں نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر بہت

جس نے چھوڑا زینبِ دلگیرؑ کے بیٹوں کا ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

دل میں رکھّی ہے ہمارے آلِ احمدؐ کی ولا
کر رہا ہے ہم پہ احساں خالقِ اکبر بہت

اتنے حملے ہیں کئے زینبؑ کے بیٹوں نے وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدرؑ بہت

اپنے نانا کی طرح حملہ کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ہلچل تقی میدان کے اندر بہت

منقبت

یوں منافق کو بیقراری ہے
ذکرِ حیدرؑ ہمیشہ جاری ہے

ہر گھڑی بس علیؑ علیؑ کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے

جنگِ خیبر میں آگئے حیدرؑ
کافروں پر یوں خوف طاری ہے

بولے مشکل میں مرتضیٰؑ سے رسولؐ
آس مشکل میں بس تمھاری ہے

چاہے آجائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدرؑ تو سب پہ بھاری ہے

ذکرِ حیدرؑ میں ہوگئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے

ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں تقی
اس ہی نے زندگی سنواری ہے

منقبت مولا علیؑ

معجزہ دنیا کو ہے ایسا دکھایا آپؑ نے
کعبے کی دیوار میں اک در بنایا آپؑ نے

جس علیؑ کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علیؑ کو ہے سکھایا آپؑ نے

آپؑ ہی کی نسل سے نسلِ امامت ہے چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپؑ نے

گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپؑ نے

آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے یہ تقی
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپؑ نے

منقبت بی بی خدیجہؑ

کوئی پا سکا کب سوائے خدیجہؑ
جو ہیں خلق میں رتبے پائے خدیجہؑ

نبیؐ کو ہے انعام میں فاطمہؑ دی
محمدؐ پہ بھی ہے عطائے خدیجہؑ

تھا جو زندگی میں خدیجہؑ نے پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹائے خدیجہؑ

ہیں زینبؑ نے زہراؑ کی اوڑھیں ردائیں
ہے زہراؑ نے اوڑھی ردائے خدیجہؑ

ہے اس نے ہی زینبؑ کو پردہ سکھایا
جسے پردہ کرنا سکھائے خدیجہؑ

جہاں میں نہیں کوئی مل پائی خاتون
محمدؐ کو بہتر، سوائے خدیجہؑ

محمدؐ ہیں دیتے دعائیں تقیؑ کو
جو اشعار لکھّے برائے خدیجہؑ

منقبت

امامؑ کے جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں
یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں

ثنا امامؑ کی کس طرح سے لکھوں میں بھلا
جسے ہمارے محمدؐ سلام کہتے ہیں

جسے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطائے امامؑ کہتے ہیں

بناتے ہیں وہ جناں میں مکان اپنے تقیؑ
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں

منقبت امامِ زمانہؑ

بارہویں سرکارؑ کا کعبے پہ آنا دیکھنا
احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکمِ مہدیؑ سے بنے گا اُنؑ کا روضہ دیکھنا

فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کا ہے بیٹا دیکھنا

پرچمِ عباسؑ کعبے پر لگائیں گے وہ جب
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا

روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر وہ بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا

بارہویں سرکارؑ کا ہونے تو دو تم بس ظہور
خود درِ زہراؑ پہ ہوگا جاکے سجدہ دیکھنا
قبضہ کرکے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبے کے ہیں اصل وارث میرے مولاؑ، دیکھنا

باغ زہراؑ سے فدک کا چھینا تھا جس نے تقی
ذولفقار ِ مرتضیٰؑ کا اُن پہ حملہ دیکھنا

منقبت عیدِ شجاع

دن آگیا خوشی کا ہے یہ فاطمہؑ کی عید
دل سے خوشی مناؤ کہ ہے سیدہؑ کی عید

جو فاطمہؑ کا ہے وہ رسولِ خداؐ کا ہے
یعنی کہ آج ہو گئی یہ مصطفیٰؐ کی عید

خوش ہیں بہت زیادہ جو سردارِ انبیاؑ
اس واسطے یہ بن گئی کُل انبیاؑ کی عید

زہراؑ کی عید ہے تو حسینؑ و حسنؑ ہیں خوش
اس طرح آج ہو گئی شیرِ خداؑ کی عید

سب کو مبارک ہو کہ بنے مہدیؑ آج امام
ہے اس خوشی میں آج امامِ زماںؑ کی عید

عابدؑ کو قاتلانِ شہہِ دیںؑ کے سر ملے
خوش ہوکے کہہ رہے ہیں کہ ہے فاطمہؑ کی عید

مدحت علیؑ و زہراؑ کی تم بھی کرو تقی
یہ دن بہت حسین ہے، ہے سیدہؑ کی عید

منقبت

اے دنیا دیکھ لو تم یہ سب کمالِ حیدرؑ
ہیں ہر طریقے سے ساری اک سی آلِ حیدرؑ

تھا کوہِ طور پر موسیٰؑ نے جو جاکے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدرؑ

ہر ایک کو الگ حیدرؑ نے دیئے جوابات
واللہ نہ اٹھا ہے اب تک سوالِ حیدرؑ

عمرانؑ نے بہت احمدؐ کا خیال رکھا
اور ہے خدا کے پیغمبرؐ کو خیالِ حیدرؑ

مشکل میں ہے تقی بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدرؑ

منقبت بی بی فاطمہؑ

محبوبِ حقؐ کے سجدوں کی عزت ہے فاطمہؑ
اللہ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے فاطمہؑ

ظالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہ

بیٹی علیؑ کو دے کے نبیؐ نے کہا ہے یہ
میری علیؑ کے پاس امانت ہے فاطمہؑ

رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہؑ

زہراؑ کی عظمتوں کا تقی کیا بیان ہو
قرآں کہے رسولؐ کی عزت ہے فاطمہؑ

منقبت بی بی فاطمہ زہراؑ

مدح کیسے کروں تِری زہراؑ
مدح خواں ہیں تِرے نبیؐ زہراؑ

تیری عظمت بتانے میں گزری
تیرے بابا کی زندگی زہراؑ

تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہراؑ

تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حرؑ کی قسمت بدل گئی زہراؑ

ظلم تجھ پر کیئے، نہیں سوچا
مصطفیٰؐ کی ہے لاڈلی زہراؑ

مصطفیٰؐ سے منافقت کی ہے
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہراؑ

آئی دربار سے یوں لٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہراؑ

یہ خدا کا تقیؑ پہ ہے احسان
لکھ رہا ہے ثنا تِری زہراؑ

منقبت امام محمد تقیؑ

میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز تقیؑ
باتوں باتوں میں ہی کر دیتے ہیں اعجاز تقیؑ

فاطمہ زہراؑ مجھے آ کے دعا دینے لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز تقیؑ

جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللہ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کرے اعزاز تقیؑ

لیکے آئے ہیں ملک خلد سے اک ایک تقیؑ
تیری مدحت میں جو شامل کیئے الفاظ تقیؑ

مسدس

تاریخ میں امام تقیؑ کا ہے واقعہ
مامون کو دکھایا امامت کا معجزہ
بعد از شکار پلٹا جو حاکم کا قافلہ
مولا تقیؑ سے ہوگیا پھر اس کا رابطہ
حاکم تو آیا رعب میں جب دیکھا یہ کمال
مولا سے آگے بڑھ کے کیا اس نے اک سوال

مٹھی میں اپنے بند کیا اس نے وہ شکار
بولا تقیؑ سے مجھ کو بتائیں یہ ذی وقار
ہاتھوں میں میرے کیا ہے ذرا کردیں آشکار
سن کر یہ مسکرانے لگا دیں کا تاجدار
فرمایا میری بات کو سن اور یہ مان لے
ہم وارثِ رسولؐ ہیں بس اتنا جان لے

ہے شوق بادشاہوں کا دنیا پہ آشکار
دریا پہ جاکے کرتے ہیں مچھلی کا وہ شکار
پھر اس سے پوچھیں جو کہ ہے خالق کا رازدار
مچھلی کی اصل تو جو کہے کردوں آشکار
حاکم نے اس گھڑی کیا حیرت سے یہ کلام
ہیں آپ کون، بولے میں ہوں وقت کا امام

وہ طفلی تھی امامؑ کی وہ علم کی تھی شان
حاکم کے دل میں دیکھ کے یہ آگیا گمان
اس لعل کا سجا ہے اماموں سے خاندان
حاکم نے سوچا کیوں نہ میں لوں اس کا امتحان
دربار میں بلا لئے مفتی بڑے بڑے
اس سمت نو برس کے امامِ تقیؑ مِرے

حاکم نے مفتی سے کہا مشکل سا کر سوال
اور اس سوال سے تو انھیں مشکلوں میں ڈال
ایسا سوال کردے کہ ہوجائیں یہ نڈھال
کردے عیاں تو قصر میں جو اپنا ہے کمال
مفتی نے یہ سوال کیا انؑ سے سوچ کر
کرلیں شکار حالتِ احرام میں اگر

مفتی نے اک سوال فقط مولاؑ سے کیا
کیسے نہ دیں جواب یہ، جن کو چُنے خدا
بولے تقیؑ، سوال ہے تو نے غلط کیا
بولے طریقہ یہ نہیں بالکل، سوال کا
حیران ہوکے یحیٰی نے اس دم کیا کلام
کیا ہے غلط بتایئے مجھ کو بھی یا امامؑ

بولے تقیؑ، سوال ترا کیسے پورا ہے
بولے تقیؑ، سوال تمھارا ادھورا ہے
واضع نہیں، شکار ہمیں کس کا کرنا ہے
انسان کا، پرندے کا یا جانور کا ہے
درباری دیکھ کے سبھی حیران ہیں تقیؑ
کہنے لگے کہ بولتا قرآن ہیں تقیؑ